

عہد طالب علمی میں مولانا سمیع الحق مدظلہ کے علمی منتخبات

قط (۲۲)

استاد جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

موصوف کے خلف رشید مولانا حامد الانصاری قادی مدبر ”جمہوریت بمبئی“ کے ذریعے پہنچا ہے۔ مولانا حامد الانصاری قادی تحریر فرماتے ہیں آپ کے محبوب مہادھ پٹیل حضرت مولانا محمد میاں منصور انصاری صاحب نے ایک بار فرمایا کہ ولی اللہی نصب الہین، قاضی مسلک اور شیخ الہند کے شاہراہ عمل کو ماننے والوں کیلئے آرام کہاں؟ ہمیں انسان بنایا گیا ہے قبرستان نہیں بنایا گیا۔ جو لوگ خود آرام کرنا چاہتے ہیں وہ دوسروں کو آرام نہیں پہنچا سکتے۔ اور جو لوگ دوسروں کے آرام کو زندگی کا نصب الہین سمجھتے ہیں خود آرام نہیں کر سکتے۔ کیونکہ ان کی مثال موجوں کی مانند ہے۔ موج حرکت میں ہے تو موج ہے حرکت نہ رہے تو سوج کہاں؟ اتنا فرما کر جھوم جھوم کر رجز کیساتھ پڑھتے تھے۔

موجیم کہ آسودگی مادم ماست مازندہ اذانیم کہ آرام نہ داریم

(”الجمعیۃ آزادی نمبر ۱۵ اگست ۵۸ء“)

○ امریکی صدر کا عرب سائنسدانوں کو خراج تحسین:

صدر امریکہ آئزن ہاور نے جنرل اسمبلی سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ امریکہ عرب ممالک کی آزادی کا اسلئے بھی احترام کرتا ہے کہ دنیائے سائنس پر عربوں کے بہت احسانات ہیں۔ گزشتہ دور میں ہم نے عربوں سے جو کچھ لیا اسے ہم کبھی فراموش نہیں کر سکتے۔ ہم اس بات کو نہیں بھولے کہ مغربی ارحہ یکک اور الجبراعربوں ہی کی دین ہے۔ جس سے مغربی ممالک میں سائنس اور طبی اکتشافات کی بنیاد پڑی۔ یہ میڈیکل سائنس اور اسٹراٹومی (فلکیات) عربوں ہی کی وساطت سے ہمیں ملی ہے۔ دوسری بات یہ کہ سرزمین عرب دنیا کے تین بڑے مذاہب کا گوارہ ہے اس لئے اس کی اہمیت مسلمہ ہے۔ اور اس کی آزادی ہم سب کو محبوب ہے۔ (الجمعیۃ شہدات۔ ۱۶ اگست ۵۸ء)

○ سید احمد شہید کی تحریک نقش حیات پر معاندین کی ہنگامہ آرائی اور حضرت شیخ مدنی کی توجیح:

حضرت شیخ کی خود نوشت ”نقش حیات“ سے پچھلے دنوں بہت سے حلقوں میں یہ خیال پیدا ہو گیا تھا کہ موصوف کی نظر میں بھی حضرت سید احمد شہید کی جدوجہد صرف ملک کی آزادی کے لئے اور اس کے بعد سیکولر اسٹیٹ کے قیام کے لئے تھی۔ مودودی صاحب نام نہاد جماعت اسلامی کے لیڈر نے اس خیال کو خوب بڑھ چڑھ کر پھیلایا۔ ان کے معقدین نے اپنی اتمام و روایات کے مطابق حضرت شیخ کی ذات والا تبار کو خوب اچھالنے اور اکابرین وقت کے اس امام و پیشوا کے دامن حفت و عصمت پر گندگی پھینکنے کا بدترین شغل اختیار کر کے داریں کے ضیاع و خسران کا خوب سامان فراہم کیا۔ مودودی صاحب نے تعصب میں پوری غوغا آرائی کی مگر حقائق طشت ازہام ہو گئے۔

اس طرح یہ سب ”لقد آتبعہ بالحرط“ کے پورے نفاذ کے لئے اور ”وما کالت علی اللہ بعدیز۔“

دیوبند کے خاص سکول اور شیخ مدنی کے بارہ میں مودودی صاحب کے آراء:

اب مودودی صاحب کے ارشادات پڑھئے:

حقیقت یہ ہے کہ مولانا حسین احمد صاحب اور ان کی زیر قیادت دیوبند کے ایک خاص سکول کی سیاست کو میں برسوں سے دیکھتا چلا آ رہا ہوں، میں نے اس کو ہمیشہ پوری ایمانداری کے ساتھ سمجھا اور کہا ہے۔ اس سیاست کی تائید میں اسلام اور اسلامی تاریخ کی جو عجیب تعبیریں یہ سکول کرتا آ رہا ہے وہ میرے نزدیک نہایت غلط اور دین و اہل دین کے لئے سخت مضر ہیں۔ اور میری قطعی رائے خوب سوچی سمجھی رائے بالکل بے لاگ رائے یہ ہے کہ انگریزی دور کی آمد پر سرسید سکول جس مقام پر کھڑا ہوا تھا بد قسمتی سے ہندو دور کی آمد پر اس مقام پر دیوبند کا حسین احمد سکول آ کھڑا ہوا۔ بلکہ مزید افسوس ہے کہ اس سے بھی کچھ آگے بڑھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس رائے کی بنیاد محض ”نقش حیات“ کی چند عبارتیں نہیں ہیں بلکہ اس سکول کا وہ پورا کارنامہ ہے جو پچھلے پندرہ بیس سال کی مدت میں اس سے ظہور میں آیا۔ (ترجمان القرآن - ج ۵۰ ص ۳۰۰-۳۱۰)

”اگر مولانا (حضرت شیخؒ) کے سوا کسی اور شخص کے گمراہ کن خیالات سے پریشان ہو کر اٹخ“

”دنیا میں اور جو بھی دینی تصورات اور اصولوں کے خلاف کوئی کام کرے اس کی تو خبر لے ڈالوں مگر ہمارے حضرات میں سے کوئی یہ کام کرے تو اس پر دم نہ ماروں اٹخ۔“

”مگر دنیا بھر سے یہ مطالبہ آپ نہیں کر سکتے ہیں کہ وہ بھی آپ کے بزرگوں کے سامنے شاگردانہ اور مریدانہ معجزہ نیاز مندی اختیار کرے اٹخ“

”تو یہ چیز (انتقال ہونے والے حضرات کے خیالات پر بحث نہ کرنا) مولانا حسین احمد مدنی کیلئے ہی خاص کیوں ہو؟ پھر تو کسی وفات یافتہ شخص کے کارنامے پر بھی بحث کرنا درست نہ ہوگا اور ہمیں تمام ہی پچھلے لوگوں کے غلط خیالات کو پھیلانے کی کھلی چھٹی دینی پڑے گی اٹخ“

”درحقیقت حضرت شیخؒ کی عبارات کو پورے طور پر ملحوظ رکھنے سے صاف معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ نظریہ اس خبیث رائے کی بنیاد پر قائم کیا گیا جس کی بنیاد صاحب رائے مودودی کی زبان میں وہ کارنامہ ہے جو پندرہ بیس برس سے ظہور میں آیا ہے۔ نیز یہ بات ائمہ مہرمن الغنم ہے کہ حضرت شیخؒ سے اس قسم کی توقع اور تصور بھی نہیں کیا جاسکتا ہے۔ پھر بھی محمد عزوجل موصوف (حضرت مدنی) کی ایک تحریر نے نقش حیات کی ان عبارتوں کی بھی وضاحت کر دی جن سے یہ خیال پیدا ہوا تھا۔ الفرقان ماہ شعبان و رمضان ۱۳۷۷ء سے یہ تحریر جو محمد فاروق صاحب مدرسہ دینیات کو ہتھ دخل اعظم گڑھ کے جواب میں ہے یہاں نقل کیا جاتا ہے۔

مکتوب حضرت مولانا محمد رفیع الرحمن صاحب رحمۃ اللہ و برکاتہ عزاج شریف۔

والا نامہ مورخہ ۱۸ اشوال بمطابق ۱۹ مئی باعث سرفرازی ہوا تھا جس میں تین اعتراضات نقش حیات ج ثانی پر تھے میں بوجہ بیماری اور عدم الفرستی عریضہ لکھنے سے معذور رہا اور آج کی تاریخ آگئی۔ امیدوار معافی ہوں۔

(پہلا اعتراض) موجودہ سیکولر اسٹیٹ کو حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب قدس سرہ العزیز کی تعریف پر دارالاسلام قرار دیتا ہے۔ محترم میں نے کسی جگہ کتاب مذکور میں اس سیکولر اسٹیٹ کو دارالاسلام نہیں لکھا ہے نہ جمہور کے قول پر اور نہ حضرت شاہ صاحب کے قول پر، پھر میں نہیں سمجھتا کہ آپ کا یہ اعتراض کس طرح وارد ہوتا ہے۔ موجودہ حکومت کے (جن) شرمناک کارناموں کا آپ ذکر فرما رہے ہیں مجھ کو ان کا انکار نہیں پھر میں کس طرح اس کو دارالاسلام قرار دے سکتا ہوں؟ اور کس جگہ موجودہ سیکولر اسٹیٹ کی تائید کرنے کے الفاظ سے آپ نے اس کو سمجھا ہے تو وہ اذقیل اھون البلیغین ہے نہ بحیثیت دارالاسلام ہے“ (یہاں شاہ صاحب کے فتویٰ کی کچھ تفصیل تھی اسے حذف کر دیا گیا ہے۔۔ الفرقان) دوسرے اور تیسرے اعتراض میں آپ کا یہ اعتراض کہ حضرت سید صاحبؒ کو سیکولر اسٹیٹ بنانے کا ارادہ کرنے والا اور صرف انگریزوں کو نکالنے والا میں قرار دیتا ہوں بالکل خلاف واقعہ اور تصریحات سے روگردانی ہے بہر حال یہ نتیجہ نکالنا صحیح نہیں ہے اور اگر بالفرض کوئی عبارت ایسی ہے جس کی دلالت مطابقی یہی ہے دوسری توجیہ اس میں نہیں ہو سکتی تو وہ غلط ہے، میں اس سے رجوع کرتا ہوں۔

والسلام ننگ اسلاف حسین احمد غفرلہ

از دارالعلوم دیوبند (الفرقان شعبان/رمضان ۷۷۷ھ ص ۴۳)

الفرقان کے مدیر محترم اس مکتوب کے پیش لفظ میں رقم طراز ہیں ”دارالعلوم دیوبند کے دارالحدیث میں ہم نے اپنے کانوں سے حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی نور اللہ مرقدہ کو (۴۸ء میں) یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ حضرت سید احمد شہید (بلکہ حضرت شیخ الہندؒ کی بھی) جدوجہد کا مقصد اعلاء کلمۃ اللہ تھا“

جناب مولانا ظفر الدین مفتاحی رکن دارالافتاء دارالعلوم دیوبند نے جماعت مودودی کے اس اتہام و افتراء کو ذکر کرتے ہوئے الحرم میرٹھ کے حضرت مدنی نمبر ص ۴۷ پر لکھا ہے۔ ”خدا شاہد یہ محض غلط فہمی یا افتراء ہے۔“ ترجمان القرآن“ یا ”زعمی“ میں ”نقل حیات“ کی جتنی عبارتیں نقل کی گئی ہیں ان میں سے ایک بھی حضرت اقدس کے قلم کی نہیں ہے۔ یہ سب رسالہ ”برہان“ کے ایک مقالہ نگار کی عبارت ہے جو ایک لمبے اقتباس کے سلسلہ میں ”نقل حیات“ میں نقل ہو گئی ہے۔ ص ۶ سے لے کر ص ۱۶ تک مسلسل گیارہ صفحات ”برہان“ سے لئے گئے ہیں ”آگے عبارت کا خلاصہ یہ ہے کہ تحریک استخلاص وطن کی ابتداء۔ حضرت سید احمد سے ثابت کرنے کیلئے یہ اقتباس لیا گیا ہے چنانچہ اس باب کا عنوان ہی یہ ہے ”تحریک استخلاص سے وطن کی ابتداء“۔ اغراض کی تمام نقل کردہ عبارتیں ”برہان“ اگست ۴۸ء میں موجود ہیں۔ یہ رسالہ برہان دینی ہے جو کاتب کی غلطی سے البرہان لکھا گیا ہے۔ نقل حیات کے

معنفؒ نے دارالاسلام کی بحث کو اپنے موضوع میں چھیڑی ہی نہیں ہے بلکہ ہندوستان کو دارالحرب ثابت کر کے آزادی کی تحریک کو بتایا ہے ”ناظرین نقش حیات اس روشنی میں پڑھیں“۔ (الحرم میرٹھ حضرت مدنی نمبر ص ۴۷)

آزاد ہندوستان کے متعلق حضرتؒ کی رائے:

حضرت شیخ آزاد ہندوستان کے متعلق ایک سائل کو جو بے لاگ رائے تحریر فرماتے ہیں وہ مکتوبات شیخ الاسلام ص ۲۱۲ ج ثانی سے یہاں نقل کی جاتی ہے:

آپ فرماتے ہیں کہ اس وقت ہندوستان دارالحرب ہے یا نہیں؟ اور دارالحرب میں جمعہ جائز ہے یا نہیں؟ تو حضور ہندوستان جب سے اقتدار اسلام ختم ہوا، جب ہی سے دارالحرب ہے۔ حضرت شاہ عبدالعزیز دہلویؒ نے اپنے زمانہ ۱۸۰۳ء میں دارالحرب ہونے کا فتویٰ دیتے رہے۔ فتاویٰ عزیز یہ دیکھئے اور ہمارے اکابر اس وقت سے دارالحرب ہونے کا فتویٰ دیتے رہے اور آج بھی وہی حال ہے جمعہ دارالحرب میں یقیناً ہوتا ہے اور فرض ہے۔ جیسا کہ آپ انگریزی زمانہ میں پڑھتے رہے اور شاہی شرح درمختار میں خلیفہ وقت سلطان عبدالحمید مرحوم آف ٹرکی کا حکم ان اہلیانِ بلاد کے متعلق ذکر کیا گیا ہے جو کہ پہلے دیارِ اسلام تھے اور پھر ان کو کفار نے غلبہ کر لیا ہے کہ ان بلاد کے مسلمان جمع ہو کر جمعہ پڑھا کریں۔ اٹھی ہلفظ۔ اس کے علاوہ حضرت شیخ کے نظریے کو سمجھنے کے لئے مکتوبات جلد دوم ص ۶۹ سے ۸۱ تک بغور پڑھنا چاہیے۔ ص ۷۵ پر حضرت شیخ رقمطراز ہیں: ”ہندوستان دارالحرب ہے اور یہ اس وقت تک دارالحرب باقی رہے گا جب تک اس میں کفر کو غلبہ حاصل رہے گا“ دارالحرب کی جس قدر تعریفات کی گئیں ہیں اور جو شرط و بیان کی گئی ہیں وہ سب اسی میں موجود ہیں۔ اس سلسلے میں حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلویؒ حضرت مولانا فضل حق خیر آبادیؒ اور حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی صاحب قدس اللہ اسرارم نے اپنے فتاویٰ میں اس موضوع پر ہمیش فرمائی ہیں۔ ان پر کوئی اضافہ نہیں کیا جاسکتا۔“ (مزید تفصیلات کیلئے جامع الرموز ج ۳، کتاب الجہاد۔ شاہی ج ۳ ص ۳۳۵-۳۳۶ اور فتاویٰ عالمگیریہ ج ۲، باب استیلاء الکفار)

شیخ لاہوری سے دورہ تفسیر کے سلسلہ میں قیام لاہور کی کچھ یادداشتیں:

۱۸/ اپریل: حضرت مولانا لاہوریؒ نے آغاز درس تفسیر سے قبل حضرت والد ماجد کی صحت کیلئے دعا کروائی۔

۱۹/ اپریل: الحمد للہ آج والد صاحب کی صحت و عافیت کی اطلاع مل گئی ہے

☆ مولانا حامد میاں صاحب سے مکتوبات شیخ الاسلامؒ (مدنی) جلد ۳ مطالعہ کے لئے عاریہ منگوایا رات گئے تک زیادہ تر مطالعہ کیا۔

☆ عصر کے بعد علم تجوید کا ایک معیاری مدرسہ تجوید القرآن جو قاری فضل کریم صاحب کی نگرانی میں چل رہا

منطق اور قرآن فہمی مولانا شیر علی شاہ سے مباحثہ حضرت لاہوری کا آ کر ہمارے درمیان محاکمہ
۲۰ اپریل: دوپہر کے کھانے پر مولوی شیر علی شاہ سے سے بحث و مباحثہ رہا موضوع سخن منطق تھا برادر
موصوف منطق کو قرآن فہمی کے لیے موقوف الیہ قرار دے رہے تھے جب کہ میرا کہنا تھا کہ یہ بالکل غیر ضروری ہے
اس دوران (شوہر ابین کر) حضرت مولانا (لاہوری) کمرے میں تشریف لائے ہمارے کھانے وغیرہ کا پوچھا میں
نے ان سے محاکمہ کرنے کا کہا جس پر انہوں نے فرمایا۔ ”قرآن فہمی کے لئے فطرت سلیم ہی کافی ہے ہاں مخالفین
یا مستشرقین پر منوانے کے لئے یہ علوم کارآمد ہیں۔“
☆ ظہر کے بعد مکتوبات شیخ کا مطالعہ جاری رہا۔

مولانا ہزاروی سے ملاقات:

☆ ۵ بجے دفتر ترجمان اسلام میں مولانا غلام غوث ہزاروی اور ماسٹر تاج الدین انصاری سے ملاقات ہوئی
ان کے ساتھ کافی دیر تک مجلس رہی۔ مولانا ہزاروی نے ”مقام رسالت“ کتاب عنایت فرمائی جس میں مولانا امین
احسن اصلاحی نے مودودی کا بھاڑا خوب پھوڑا ہے۔ فشهد شاهد من اہلہا
مفتی محمد یوسف کی دارالعلوم سے جدائی:
گھر سے خط موصول ہوا جس میں مولانا مفتی محمد یوسف مدظلہ کی دارالعلوم سے سبکدوشی کا علم ہوا۔ ایک مشفق و مخلص
استاد ہونے کی حیثیت سے اس خبر سے شدید غم و افسوس ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مولانا سعد الدین کا خط بھی
منسلک ملا ان کے ساتھ بھی تعلقات اس فیصلہ کی وجہ سے ایک نازک موڑ پر آ گئے ہیں اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔
مولانا لال حسین اختر کے لیکچر:

۲۱ اپریل: آج سے مولانا لال حسین اختر نے ظہر کے بعد طلباء کو فرق باطلہ کی تردید پر لیکچرز کا سلسلہ
شروع کر دیا جو مصر تک جاری رہا۔ آج کے درس میں ختم نبوت کے دلائل اور اس پر مرزائیوں کے اعتراضات اور
جوابات زیر بحث آئے یہ سلسلہ دس، بارہ دن انشاء اللہ جاری رہے گا۔
☆ خدام الدین نے افادات شیخ الاسلام کا دوسرا قسط شائع کیا۔
☆ قاری محمد امین صاحب اور برادر محمد سعید الرحمن صاحب کے خطوط موصول ہوئے جس میں مفتی محمد یوسف
صاحب کی علیحدگی کا لکھا ہے۔

☆ برادر محمد شیر علی شاہ کو والد صاحب کے خط کے مطابق حضرت مولانا (لاہوری) نے (شعبان اور رمضان
میں پڑھنے کے بعد ان کو دارالعلوم حقانیہ میں واپس اپنی تدریسی فرائض انجام دینے کے لئے بلوایا گیا) جانے کی
اجازت دے دی ہے۔ (مولانا اختتام درس فی الحجۃ تک مقیم رہے مولانا شیر علی شاہ شوال میں چلے گئے)

☆ ”مقام رسالت“ میں اصلاحی مضمون بعنوان ”دین میں حکمت عملی“ مطالعہ کیا۔

نعیم صدیقی سے ملاقات:

۲۲ اپریل: جناب نعیم صدیقی (معروف ادیب اور مصنف محسن انسانیت رحمۃ اللہ علیہ) صاحب سے مختصر ملاقات ہوئی۔

صوفی عبدالحمید سواتی وغیرہ کی آمد:

☆ مولوی عبدالعظیم صاحب، مولانا عبدالقیوم، اور صوفی عبدالحمید سواتی صاحب مہتمم مدرسہ نصرت العلوم

گوجرانوالہ تشریف لائے رات کو یہیں قیام رہا عشاء کے بعد ان حضرات کی معیت میں حضرت مولانا (لاہوری)

کی صحبت رہی۔ اس مجلس میں مسئلہ ”حیات الانبیاء“ اور راولپنڈی والوں کا مسلک دیر تک زیر بحث رہا۔

برادر مولا ناسح الدین کا خط بسلسلہ جدائی مفتی صاحب موصول ہوا۔

☆ احقر نے کئی خطوط کے جوابات ارسال کیے۔

۲۳ اپریل: ☆ جناب شوکت علی صاحب مالک یو پی سوڈا و انڈسٹری (دکھن) سے مولوی شیر علی شاہ کے ہمرا

للاقات کی جنہوں نے بڑی خلوص اور محبت کا اظہار کیا موصوف حضرت قاری محمد طیب صاحب کے ساتھ اکوڑہ خٹک

تشریف لائے تھے۔

مولانا شیر علی شاہ کی رخصتی:

☆ برادر مولا شیر علی شاہ بوجہ فرائض تدریس واپس روانہ ہوئے۔ حضرت لاہوری نے بخوشی دعوات کے ساتھ

رخصت کیا بندہ و دیگر رفقاء نے رات کو شیش پرالوداع کہی۔

مولانا لاہوری کی مجلس ذکر اور خطاب جمعہ:

☆ حضرت مولانا لاہوری کی مجلس ذکر میں شرکت کی۔ ناظم صاحب (مولانا سلطان محمود) کا خط ملا جس

میں انہوں نے اطلاع دی کہ مفتی صاحب کا تقرر جامعہ اسلامیہ میں کیا گیا ہے۔

۲۴ اپریل: طبیعت ناساز رہی۔ مولانا احمد علی صاحب مدظلہ نماز جمعہ سے قبل روح پرور خطاب فرمایا۔ نماز ان کی

انقضاء میں پڑھی۔

مفتی یوسف کی علیحدگی پر خوشی:

بعد میں ان کے کمرے میں احقر نے جا کر مفتی یوسف صاحب کی دارالعلوم حقانیہ سے علیحدگی کی اطلاع حسب حکم

ناظم دارالعلوم (ان کو) دی آپ بڑے سرور ہوئے اور فرمایا کہ ”میری طرف سے حضرت مولانا (والد صاحب) کو

مبارک ہاؤس اور کہیں کہ آپ نے حضرت مدنی کی روح کو خوش کر دیا۔ میرا اسلام بھی عرض کر دیں۔

☆ ظہر کے بعد بارانِ رحمت کا نزول ہوا جس سے موسمِ خزاں کی خوشبو پھیلی

☆ برادرِ حبیب اللہ صاحب فاضلِ حقانیہ آف ٹیگی (چارسدہ) کی شادی خانہ آبادی کا دعوت نامہ موصول ہوا۔ جو ۲۷ اپریل کو منعقد ہو رہی ہے۔

۲۵ اپریل: طبیعتِ کل سے ناساز ہونے کی وجہ سے آج مولانا لال حسین اختر کے لیکچر میں شریک نہیں ہو سکا۔
۲۶ اپریل: برادرِ شیر علی شاہ کا خط ملا۔ جس سے مندرجہ ذیل معلومات ملیں۔ بدھ کے دن سے دارالعلوم کے اسباق کا افتتاح ہوگا۔ بعض نئے اساتذہ کا تقرر بھی کیا گیا ہے۔
والد ماجد کا سفر ٹنڈوالہ یار:

والد ماجد جمعرات کو خیبر میل سے ٹنڈوالہ یار کی سالانہ اجتماع میں شرکت کے لئے یہاں لاہور سے ساڑھے آٹھ بجے رات کو گزریں گے۔ اس اجتماع کا نظم مولانا احتشام الحق تھانوی نے کیا ہے جس میں صدر ایوب خصوصی طور پر شریک ہوں گے۔

☆ قاری امین صاحب اور برادرِ محمود الحق کا خط عثمانیہ ہاسٹل اسلامیہ کالج پشاور سے موصول ہوئے۔
۲۷ اپریل: مولانا غلام غوث ہزاروی سے ملاقات ہوئی مفتی صاحب کی علیحدگی پر گفتگو رہی آپ نے مجھے دوپٹہ ملنے کا کہا۔

☆ ۲۸ اپریل: برادرِ سید امیر شاہ باچا اکوڑوی (فرزند حضرت پیر مہربان علی شاہ) کے ہمراہ عصر کے بعد شالامار باغ کی سیر کے لیے جانا ہوا۔

مولانا اسحاق بھٹی کی آمد ملاقات:

☆ مولانا اسحاق مدبر الاعصام تشریف لائے۔ گھنٹہ بھر تک ان سے گفتگو رہی۔

☆ شام کے بعد حکیم جمال الدین نوشہروی اپنے احباب کے ہمراہ آئے کافی دیر تک رکے رہے۔

☆ الجمعیت سے معلوم ہوا کہ صاحبزادہ اسعد مدنی مدظلہ سفر جاز پر روانہ ہو گئے ہیں۔

☆ دفتر ترجمان اسلام گیا جہاں مولانا ہزاروی نہ مل سکے۔

مولانا لاہوری کا درس ”خیر کثیر“:

۲۹ اپریل: مولانا لاہوری مدظلہ نے آج درس میں حضرت شاہ ولی اللہ کی کتاب ”خیر کثیر“ پر روشنی ڈالی

اور حروفِ تجوی کے بارے میں اس کتاب کا ایک فصل طلبہ کو سنایا۔

لاہور سٹیشن پر حضرت والد ماجد کا استقبال:

۳۰ اپریل: والد ماجد صاحب سے لاہور سٹیشن میں ٹنڈوالہ یار جاتے ہوئے ملاقات ہوئی دارالعلوم کے

کئی فضلاء، جیسے عزیز الرحمن صاحب وغیرہ اور مولانا اسحاق بھٹی بھی موجود تھے۔ والد کے ہمراہ میں مولانا عبدالحق

بھی خدمت کے لئے تھے۔

مولانا ہزاروی کے ساتھ طویل نشست:

☆ عشاء کے بعد رات کو جناب عزیز حیدری صاحب کے ہمراہ مولانا غلام غوث ہزاروی کے ساتھ دفتر ترجمان میں طویل نشست رہی۔ ہزاروی صاحب نے ترجمان کا پرچہ دیا جس میں ”دارالعلوم حقانیہ کی تعمیر“ کے عنوان سے مفتی صاحب کی علیحدگی پر والد ماجد کو مبارک ہادی گئی۔

جامعہ اشرفیہ میں مولانا عبدالرحمن اشرفی کی زیارت:

ارمئی: صبح جامعہ اشرفیہ کی نو تعمیر عمارت، واقع فیروز پور روڈ جانا ہوا برادر محمد عبدالرحمن اشرفی بڑے پر تباک سے ملے ان کے دولت خانے میں دیر تک بیٹھے رہے۔ پھر انہوں نے جامعہ کے جدید تعمیرات کا معائنہ کروایا۔

☆ نماز جمعہ سے قبل عزیز کے ساتھ اچھرہ میں قیام رہا نماز جمعہ نیلا گنبد میں پڑھی پھر انارکلی کے محسک ہوٹل میں برادر شیر علی شاہ اور انوار الحق کے خطوط کے جوابات لکھے عصر کے بعد مولانا نور الحق دامانی کی معیت میں اجلاس کارڈن (باغ جناح) کی سیر کی۔

۲۲ مئی: رات گئے تک ڈاکٹر اسماعیل اور حسین ابراہیم کی رفاقت میں رہا۔

۲۳ مئی: آج مولانا لاہوری کے درس کا بیچہ شرکت اجلاس قاسم العلوم ملتان ناظر رہا۔

☆ خان محمد اسلم خان ڈائریکٹر انویسٹ منٹ ۱۳۶ اسبلی ہال سے دارالعلوم حقانیہ کے رجسٹریشن کاغذات کے بارے میں ملنے کیلئے اسبلی ہال جانا ہوا۔ اتوار کی وجہ سے ملاقات نہ ہو سکی۔

مولانا لال حسین اختر کو حقانیہ میں لیکچر دینے کی دعوت:

۲۴ مئی: مولانا لال حسین اختر کو دارالعلوم حقانیہ تشریف آوری کی دعوت دی۔ تاکہ وہاں کے طلباء کو بھی فیضیاب کیا جاسکے۔ انہوں نے وعدہ کیا کہ انشاء اللہ مہینہ ڈیڑھ مہینہ نکالنے کی کوشش کروں گا۔

☆ برادر محمد مولانا سعد الدین، مولوی محمد صدیق پشاور یونیورسٹی بک ایجنسی کو خطوط لکھے۔

☆ اتوار کے ناغے کی وجہ سے مولانا نے بعد از مغرب بھی درس دیا۔

۲۵ مئی: مدبر ماہنامہ پیام مشرق لاہور سے ان کے دفتر میں ملاقات ہوئی۔ جنہوں نے ”انسانی فضیلت کا راز“ کتاب کا اشتہار اپنے رسالے میں دینے کا وعدہ کیا۔

☆ ”پاکستان“ لائل پور نے انسانی فضیلت کا راز پہلا قسط شائع کیا۔

☆ الفرقان کانیا پرچہ مولانا لاہوری سے لیا۔

ہاجا صاحب اضافیل کی آمد اور مولانا حنیف ندوی کی رفاقت:

۷ مئی: اضافیل ہاجا صاحب مولانا رحیم اللہ تشریف لائے۔

☆ شام کے بعد انارکلی میں الٹیچی کیس اور چپل خریدے جناب مولانا حنیف ندوی کی رفاقت بھی رہی۔

۸ مئی: عزیز صاحب کی رفاقت میں دامہ ہارڈر گئے تین گھنٹے تک وہاں رہنے کے بعد ۳ بجے واپسی ہوئی نماز اسٹریلین بلڈنگ میں پڑھی۔

عجائب خانہ کی سیر۔ داتا گنج بخش کے لئے فاتحہ خوانی:

۹ مئی: جناب اضافیل ہاجا صاحب کے ہمراہ لاہور کا عجائب خانہ دیکھنے گیا راستے میں داتا گنج بخش کے مزار پر فاتحہ بھی پڑھی۔ عجائبات، نقبوں اور آثار قدیمہ کا معائنہ عجائب گھر میں ہوا۔

☆ مولانا لال حسین احمد کے پیچھے میں آج رد مودیت زیر بحث رہی۔

☆ افکار ادب اسلامی مسلم مسجد کو آٹھ عدد "انسانی فضیلت کا راز" کی کتابیں دیں۔

۱۰ مئی: اضافیل ہاجا صاحب کے ساتھ ایک دعوت چائے میں شرکت کی۔ بعد از عصر مولانا غلام غوث ہزاروی سے ملاقات ہوئی مغرب کے بعد ہاجا صاحب رخصت ہوئے۔

۱۱ مئی: آج درس میں مکمل سورۃ یوسف پڑھا گیا۔

☆ انسانی فضیلت چار عدد کتابیں دفتر خدام الدین کو دیں۔

مولانا عبدالستار نیازی کی تقریر، شورش کشمیری سے ملاقات:

☆ رات کو ایک جلسہ میں مولانا عبدالستار خان نیازی کی تقریر سنی قاری عبدالرحمن ریڈ پو آزاد کشمیر و دیگر قراء نے قرآن خوانی کی۔ رات کا قیام مغل پورہ میں رہا۔

۱۳ مئی: جناب شورش کشمیری سے بھائی گیٹ میں ملاقات کی، وہاں بازار میں علامہ شبلی کا مجموعہ نظم (اردو) خریدا

☆ برادر ام اسحاق اور مولانا رحیم اللہ ہاجا کے خطوط موصول ہوئے۔

ترجمہ شیخ الہند میں مقدمہ از قاری طیب:

قرآن مجید مترجم شیخ الہند و شاہ عبدالقادر مطبوعہ ادارہ علوم شرعیہ میں مقدمہ بعنوان قرآن وحدیث مرتبہ مولانا قاری محمد طیب صاحب مطالعہ کیا۔

سفر گوجرانوالہ:

۱۴ مئی: عشاء کے بعد مجلس ذکر میں شرکت کر کے گجرانوالہ بذریعہ پنجر ٹرین روانگی ہوئی رات بارہ بجے گوجرانوالہ پہنچے ہارٹ ہوٹل میں قیام کیا اور اگلے بھائی کے ہاں رہا

مدارس کا دورہ علماء کی زیارت:

۱۵ مئی: گوجرانوالہ قیام کے دوران مدرسہ نصرت العلوم، اشرف المدارس، انوار العلوم اور دیگر مدارس کا اجمالی معائنہ کیا مدرسہ نصرت العلوم میں صوفی عبدالحمید سواتی اور مولانا عبدالقیوم صاحب کے ہاں ڈیڑھ گھنٹے تک قیام رہا انہوں نے شدید اصرار پر لاہور سے واپسی میں گوجرانوالہ آنے کا وعدہ لیا۔ پھر عزیز صاحب اور میں ان کے گوجرانوالہ کے رفقاء منیر صاحب وغیرہ کے ساتھ گوجرانوالہ کی سیر کی یہاں نئی آبادی بہت پسند آئی نماز جمعہ مولانا عبدالواحد صاحب کے پیچھے پڑھی۔ ظہر کے بعد مولانا عبدالواحد صاحب کے ساتھ ڈیڑھ گھنٹہ تک مجلس رہی اس کے بعد مولانا اسماعیل صاحب ناظم اہل حدیث مغربی پاکستان اور قاضی شمس الدین آزاد سوپ فیٹری سے بھی ملاقات ہوئی۔

۱۶ مئی: جناب محبوب الہی صاحب شام کے بعد آئے صبح میں نے انہیں چائے پر مدعو کیا ہے۔
۱۷ مئی: بعض احباب کے اصرار پر والی ایم سی ہال مال روڈ پر مولانا مودودی کے درس قرآن و حدیث میں شرکت کی۔ آج موسم کافی خوشگوار رہا بارش مسلسل ہوتی رہی۔
۱۹ مئی: نماز حضرت مولانا کی افتاء میں پڑھی جس کے بعد حکیم جمال الدین اور برادر محمد الرحمن نوشہروی وغیرہ سے ملاقات رہی۔

مفتی محمود کی آمد، مولانا لاہوری کے ساتھ نشست:

۲۰ مئی: جناب مفتی محمود صاحب اور مولانا خدا بخش صاحب کی آج ملتان سے آمد ہوئی۔ پورا دن اُن کی خاطر مدارت میں صرف ہوا۔ عصر کے بعد ان کے ساتھ اور حضرت مولانا کے ساتھ نشست ہوئی۔ مغرب کے بعد اُن کی واپسی ہوئی۔

☆ عزیز الرحمن کے ساتھ راحت ہوٹل لاہور میں ملاقات کی۔ جناب نور حبیب اور عبداللطیف صاحب کراچی سے آئے تھے وہ دونوں دوپہر تک یہاں رہے اور پھر رات مغپورہ میں قیام رہا۔
۲۱ مئی: علامہ مشرقی کی کوٹھی پر بغرض ملاقات گیا لیکن افسوس کہ بوجہ علالت ملاقات نہ ہو سکی۔ اُن کے بڑے لڑکے ارشد کے واسطے سے بات چیت ہوئی۔ ہمارے عزیز حیدری صاحب کا یہاں اجھرہ میں علامہ کے پڑوس میں قیام رہتا ہے اس مناسبت سے علامہ مشرقی سے ملنے گئے تھے۔

حضرت لاہوری کے حکم پر اس کے خطبات جمعہ کی تیاری میں شرکت کی سعادت:

۲۲ مئی: صبح آٹھ بجے حضرت شیخ (لاہوری مدظلہ) نے کتب خانہ قاسم العلوم میں حاضر ہونے کا حکم فرمایا۔ حاضر ہوا تو حضرت کرسی پر فرمایا کرتے ہوئے تھے۔ حضرت صاحب کا یہاں سے لے کر میں گھلاؤں اور مجھے بعض مقامات کی

نشاندہی کر کے تحریر کرنے کا حکم دیتے۔ آپ مسئلہ قربانی پر ایک مضمون مرتب کر رہے تھے۔ مجھ سے جن کتابوں کی مراجعت کروائی ان میں صحیح البخاری اور تفسیر بحر المحیط لابی حیان شامل ہے۔ تقریباً ایک گھنٹے تک حضرت کے خصوصی توجہ و محبت اور فیض سے سرشار ہوتا رہا۔ والحمد للہ علی ذالک

☆ اس طرح ایک نسبت سے مجھے بھی حضرت کے خطبات میں تھوڑا بہت ہی سہی لیکن شریک ترتیب تو ہو گیا۔ مغرب کے بعد میرے لیے اسٹیشن جانا ہوا۔ مولانا نذیر اللہ صاحب گلگتئی فاضل حقانیہ سے پانچ سال کے طویل وقفے کے بعد ملاقات ہوئی۔

☆ مولانا لاہوری سے حیات و ممات کے مسئلہ پر گفتگو، مسلک ممات والوں سے بیزاری: اونچی مسجد متصل بمسجد پٹولیاں چوک لوہاری منڈی کے کچھ احباب مولانا مدظلہ کے ساتھ ملاقات کے لئے آئے، جنہوں نے درس قرآن میں زیر عنوان آیت اللہ مہت والہم میتون پر گفتگو کی۔ مولانا کی طبیعت پر ناگواری کے آثار نمایاں تھے۔ بلاخر مولانا نے پنڈی کے مولانا غلام اللہ خان کے مسئلہ سے بیزاری و لاتعلقی اور ظہار نفرت فرمایا۔

حضرت لاہوری سے یکسوئی تنہائی میں بیعت اور اسباق کی تلقین:

۲۷ مئی: نماز عشاء سے قبل حضرت مدظلہ سے احقر نے بیعت کی درخواست کی جس پر آپ نے والد ماجد کی بازت اور مرضی کی تحقیق کرنے کے بعد پندرہ بجائی بخشی اور نماز عشاء کے بعد حضرت مولانا مدظلہ نے اپنے خصوصی کمرے میں یکسوئی اور تنہائی میں مجھے بیعت کروایا۔ لطیفہ قلبی کی تعلیم و تلقین کی اور پھر خلوص شفقت سے لبریز جامع دعا فرمائی۔ مجھے کم از کم ایک ہزار مرتبہ اللہ ہو کہنے کا حکم فرمایا۔ اشیائے خوردنی میں شدید احتیاط برتنے پر زور دیا۔

اللہم وفقنا لما تحب وترضیٰ - اللہم انا نسئلك حبك والاستعانة علی الدین۔
مقبرہ جہانگیر کی سیر:

۲۹ مئی: عزیز صاحب کے ساتھ دفتر منہاج گیا، جہاں بعض رسائل البعث الاسلامی، الحرم ترجمان القرآن، فتح بریلی مطالعے کے لئے لیں۔ پھر مولانا اسحاق بمٹی اور دیگر علماء کے ساتھ گیارہ بجے تک راحت افشاں ہوٹل میں نشست رہی۔ پھر شاہدہ مقبرہ جہانگیر گیا۔ اس اوالعزم بادشاہ کے مزار پر فاتحہ پڑھی اور وہاں کے مناظر اور حسرت افروز تاریخی امارت کی سیر کی۔ یہ مقبرہ سلاطین ہند کا ایک عبرت انگیز اور آخری نشان ہے۔ دو بجے واپسی ہوئی۔ مسجد نور بہائی میں جمعہ پڑھی۔

☆ مولانا اور لیس کا ندھلوی اور مولانا رسول خان کے درس میں شرکت کی سعادت:

۳۰ مئی: صبح ۸ بجے جامعہ اشرفیہ میں مولانا رسول خان کے درس میں شرکت کی۔ جس میں مسئلہ

ایمان و کفر، کفیر اہل قبلہ وغیرہ بخاری شریف میں زیر بحث تھے۔ اختتام درس کے بعد مولانا کاندھلوی سے ملاقات بھی کی۔ نیز مولانا رسول خان ہزاروی سے بھی مختصر ملاقات رہی۔ پھر ان کے درس میں بھی کچھ دیر کے لئے شرکت ہوئی۔ ٹیلا گنبد مسجد میں مولانا خیر اللہ صاحب، صدر مدرس مدرسہ رحیمہ سے ان کی خواہش پر ملاقات بھی کی۔ نوبتے درس کفر میں شرکت کے لئے واپس ہوا۔ آج ظہر کے بعد بھی درس تفسیر ہوا۔ امتحانات کے لئے حضرت لاہوری نے جمعرات کا دن مقرر کیا۔

امتحان کی تیاری خطیب شاہی مسجد۔ مفتی عزیز الحق سے ملاقات:

۳۱ مئی: آج بھی ظہر کے بعد درس ہوا، درس کے بعد خلاصہ جات اور ماخذ کی یادداشت کے سلسلے میں شام تک منٹو پارک کے ایک گوشے میں نشست رہی۔ شام کی نماز شاہی مسجد میں پڑھی۔ اور وہاں ڈیڑھ گھنٹے تک مفتی عزیز الحق امام شاہی مسجد کیساتھ اگلے گھر میں ٹھہرا۔ مولانا کا تعلق ہمارے گاؤں اکوڑہ خٹک مصری بانڈہ سے ہے۔

☆ مولانا شیر علی شاہ کا خط موصول ہوا۔ جس میں انہوں نے منگل کو امتحانات میں شرکت کے لئے پہنچنے کا لکھا ہے۔ میں نے بھی آج ان کو بذریعہ خط اطلاع بھیجی تھی۔

درس تفسیر اختتام پذیر:

یکم جون: درس کلام مجید بخیر و عافیت بفضل ایزد تعالیٰ اختتام پذیر ہوا۔ مولانا نے دعائیہ کلمات کیساتھ طلباء کو ہدایات دیں۔ والحمد للہ تعالیٰ اولاً و آخراً۔

☆ عصر کے بعد رحمان پورہ اجھرہ میں مولانا امین احسن اصلاحی سے ان کے مکان میں ملا۔ وہ بڑے تپاک سے پیش آئے۔ دارالعلوم کے متعلق انہوں نے کہا کہ مجھے کافی عرصے سے دیکھنے کا شوق ہے کیونکہ یہ دیوبند کا پاکستان میں قائم مقام ہے۔ شام تک ڈیڑھ گھنٹہ گفتگو ہوتی رہی۔ موضوع بحث مطالعہ قرآن اور اس کے لئے تفاسیر مولانا فرامی، مدارس دیوبند کے نظام و نصاب رہے۔ اس دوران چائے سے قدر افزائی فرمائی۔

مولانا اصلاحی کی حضرت مدنی کو خراج عقیدت:

حضرت مدنی کے کیریئر پر انہوں نے درمیک روشنی ڈالی۔ اور کہا کہ میں اختلاف رائے کے باوجود حضرت مدنی سے عقیدت رکھتا ہوں۔ حضرت مدنی کی نظیر بلند اعمال و اخلاق اور اخلاص کے اعتبار سے میں نے کہیں نہیں دیکھی۔ پھر ان کے ساتھ سفر و حضر کے رفاقت کے بعض واقعات سنائے۔ انہوں نے اپنے پرچے ”بیان“ کی ۷-۸ کاپیاں بھی عنایت فرمائیں۔ اور اخلاص و محبت کے ماحول میں یہ گفتگو بہت پر لطف رہی۔

مولانا شیر علی شاہ کی امتحانات میں شرکت کیلئے آمد:

۲۲ جون: آج مولانا شیر علی شاہ کو اسٹیشن لینے گیا جو کہ امتحانات میں شرکت کے لئے لاہور آئے۔ اسٹیشن پر بویوں میں وہ نہ مل سکے۔ مگر اسٹیشن سے باہر آنے پر وہ مل گئے۔ پھر ہم نے کچھ اسراحت کی۔ ازاں بعد لارنس گارڈن امتحان کی تیاری کے لئے گئے۔ ڈکام اور محکم کی وجہ سے آج کا دن سخت تکلیف میں گذرا۔ عصر کی نماز کے بعد واپسی ہوئی۔ راستے میں سخت گرد و غبار کے طوفان سے واسطہ پڑ گیا۔ جس کی وجہ سے سارا جسم اور ہال وغیرہ گرد آلود ہو گئے۔

۲۳ جون: برادر م شیر علی شاہ امتحانی تیاری اور مطالعہ کے لئے شاہدہ گئے۔ میں علالت کی وجہ سے نہ جاسکا۔ یہیں پر لیٹ کر مطالعہ اور تیاری کی۔ اللہ تعالیٰ امتحان میں کامیابی سے نوازے۔ امین۔

مولانا خیر اللہ نیلا گنبد کی آمد:

☆ مولانا خیر اللہ صدر مدرس، مدرسہ رحیمیہ نیلا گنبد یہاں آئے اور مختلف امور پر گفتگو کی۔ وہ حقانیہ میں تدریس کے خواہش مند بھی ہیں۔

مولانا لاہوری کی میری تحریر کردہ آمالی درس پر اظہار مسرت اور کلمات شفقت سے حوصلہ افزائی:

☆ آج عشاء کے بعد حضرت مولانا (لاہوری) کو اُن کے تفسیری نکات اور تقریر جو احقر نے دوران درس قلمبندی ہے وہ دکھائی۔ دیکھ کر بڑی خوشی کا اظہار فرمایا۔ چہرہ پر بھی سرور کے آثار نمایاں تھے۔ اور فرمایا کہ تم سے قبل اس اہم کام کی طرف اتنی توجہ نہیں دی گئی تھی جس طرح آپ نے دی۔ آپ کے والد مولانا (عبدالحق) صاحب نے اپنی ضروریات سے فارغ کر کے تمہیں یہاں بھیج کر مجھ پر اور تم پر (یعنی دونوں پر) احسان فرمایا۔ پھر دنیا و آخرت کی کامیابیوں اور خصوصاً علمی ترقی کے لئے دعائیں دیں۔

امتحانات سے فراغت:

۲۴ جون: صبح دس بجے امتحان سے فارغ ہوئے۔ الحمد للہ انتہائی خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ ایک علمی کام تکمیل پذیر ہو گیا۔ امتحانات میں کامیابی کی امید کیساتھ رب ذوالجلال کے بہت زیادہ شکر گزار ہیں۔ رات کو مغلپورہ جانا ہوا۔

۲۵ جون: گھڑی اور دیگر اشیاء کی خریداری کے لئے اتار کلی جانا ہوا۔

سفر لاہور میں مولانا لاہوری کا آخری خطبہ جمعہ جدائی کا بے پناہ غم:

☆ آج ہم نے اپنے اس سفر لاہور کے دوران آخری خطبہ جمعہ حضرت مولانا سے سنا۔ انتہائی غم و افسوس

۶ جون: برادر مرثی علی شاہ صاحب کو واپس اکوڑہ خٹک جانے کے لئے رخصت کر دیا۔ اور پھر اجھرہ جانا ہوا۔

جلسہ تقسیم اسناد احقر کا خصوصی تعارف اور کامیابی پر مبارکباد:

☆ عصر کے بعد مجلس تقسیم اسناد منعقد ہوئی۔ احقر کو سند دیتے وقت مولانا نے خصوصی تعارف فرمایا۔ اور حاصل کردہ نمبرات ۱۰۰ پر مبارکباد دی۔ آج کی رات حضرت مولانا کے جوار میں آخری ہے۔ کل واپسی کا ارادہ ہے۔ ہجر اور فراق کا تصور کر کے انتہائی دکھ ہو رہا ہے۔

عروس البلاد کی جدائی:

۷ جون: عروس البلاد لاہور سے آج واپسی ہو رہی ہے۔ ۹ بجے اسٹیشن پر سندھ ایکسپریس کے ذریعے رخصت

واحباب (عزیز حیدری و برادر مرثی علی شاہ وغیرہ) نے انتہائی غم کے جذبات میں اکوڑہ کے لئے رخصت کیا۔

پیر مائگی شریف کی ملاقات، اکوڑہ خٹک کی واپسی:

رخصتی سے قبل اسٹیشن پر شیخ امین الحسنات (پیر مائگی شریف) سے گفتگو بھرتک ملاقات رہی۔ اپنے عزیز گاؤں اکوڑہ خٹک کو مغرب کی نماز سے پہلے پہنچا۔ جہانگیرہ میں برادر مرثی علی شاہ اور عابد شاہ وغیرہ نے استقبال کیا۔ اکوڑہ خٹک کے سٹیشن پر تو احباب اور اعزہ واقارب کی بہت زیادہ بھیڑ رہی۔ جزاہم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ گھر کو بخیر دعائیت پہنچا والدین اور تمام گھر والوں اور جدہ محترمہ کے زیارات سے محفوظ ہوا۔ والحمد للہ حمدا کثیرا مبارک۔

۱۲ جون: مولانا سعد الدین کے ہمراہ ان کی زرعی زمینوں کی سیر کرنے گئے۔ نماز جمعہ موضع مانیری صوابی میں حافظ عبید اللہ صاحب کی دعوت پر پڑھائی۔ پھر رات کو چار باغ کے مضافاتی گاؤں میاگانوں (کلے) جانا ہوا۔ یکیم عبدالرحیم حافظ ثناء اللہ اور حاجی صاحب کے ساتھ رات وہیں گزاری۔

۱۷ جون: آج عید الاضحیٰ کا دن تھا۔ احباب اور اقارب کے ساتھ ملاقاتیں خوب رہیں۔

سفر زیارت کا کا صاحب، مولانا بنوری کی صحبت، قرآن فہمی اور عربی مطالعہ کیلئے نصاب:

۱۸ جون: برادر مرثی علی شاہ کا خیل کی دعوت پر زیارت کا کا صاحب جانا ہوا۔ جہاں حضرت شیخ مولانا یوسف بنوری کی صحبت اور زیارت کی۔ ان کے ساتھ مختلف امور پر گفتگو ہوئی۔ عربیت پر عبور کیسے حاصل ہو؟ نئے فارغ التحصیل طلباء کا مشغلہ کیا ہو؟ مولانا بنوری نے مجھے عربی مطالعہ کی خصوصی نصیحت فرمائی اور اس کے لئے مندرجہ ذیل

کتابیں پڑھنے کو کہا (۱) ادب الکاتب لابن قتیبہ (۲) بیان التبین للحافظ۔ (۳) نہایت الادب (۴) صبیح

الاغشی حقیقت اور فہم قرآن (بقیہ صفحہ ۵۵ پر)